



انعامی اسکیمیں

آج کل اشتہارات کے ذریعے سے مختلف ادارے متعدد انعامی اسکیمیں جاری کیے ہوئے ہیں۔ پہلے بھی اس طرح کی اسکیمیں جاری ہوتی رہی ہیں لیکن آج کل تو اس نے ایک وبائی صورت اختیار کر لی ہے۔ ٹی وی آن کریں تو تھوڑی ہی دیر میں ٹی وی، وی سی آر سے لے کر کروڑوں روپے جیتنے کے امکانات کی خبریں ملنی شروع ہو جاتی ہیں۔

مسلمان کی حیثیت سے ہمیں سب سے پہلے اس بات کو متعین کرنا ہے کہ آیا ان اسکیموں کے اجرا یا ان میں شرکت میں کوئی معصیت تو نہیں ہے؟ یہ سوال بہت ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں موت کے بعد اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہونا ہے۔ ہم کمزور مسلمانوں کا معاملہ تو یہ ہے کہ معمول کی زندگی گزارتے ہوئے بھی بہت سی کوتاہیوں کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ ہمارے لیے تو یہی چیز بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ ہم ان کوتاہیوں کا ازالہ کر لیں اور توبہ، اصلاح، صدقہ و خیرات اور نماز روزے کے ذریعے سے اپنی نجات کا سامان کر لیں۔ یہ دور ابلیس کے ہتھکنڈوں کے غلبے کا دور ہے۔ ہم اس کا تحمل نہیں کر سکتے کہ اس کی نئی نئی ترغیبات کا شکار ہو کر اپنی راہ کھوٹی کر لیں۔

ان انعامی اسکیموں کی دو قسمیں ہیں۔ کچھ اسکیمیں بنکوں نے جاری کی ہوئی ہیں اور کچھ اسکیموں کا اجرا صنعت کاروں نے کیا ہے۔ جہاں تک پہلی نوع کی اسکیموں کا تعلق ہے تو ان کے معصیت ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سود کھانا قلعی حرام ہے اور ان اسکیموں میں بنکوں نے سود دینے ہی کی ایک نئی

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, all contents of its journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"

انہوں نے چھ روپے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن اپنے بنک میں روپیہ جمع کرانے کی ترغیب بڑھانے کے لیے یہ چھٹا روپیہ جمع کر کے قرعہ اندازی کے ذریعے سے کسی ایک کھاتہ دار کو دینے کی اسکیم بنادی ہے۔ ظاہر ہے، سود کو کوئی بھی نام دے دیا جائے، یہ حرام ہی رہے گا۔ دوسری قسم کی اسکیمیں البتہ واضح طور پر کسی حرمت کے دائرے میں نہیں آتیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ان اسکیموں نے پورے ملک میں قمار بازی کی فضا پیدا کر دی ہے۔ یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ اگر کوئی شخص صرف انعام حاصل کرنے کے لیے کوئی چیز خریدتا ہے تو وہ اصلاً جو ابھی کھیل رہا ہے۔ البتہ اگر کوئی پراڈکٹ معمول میں زیر استعمال ہے اور اس پر کوئی انعامی اسکیم جاری ہو گئی ہے تو اسے خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔

ان انعامی اسکیموں پر ایک اور پہلو سے بھی نگاہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ معیشت کے پہلو سے حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صحت مندانہ معاشی سرگرمیوں کے لیے فضا سازگار کرے۔ لوگوں میں راتوں رات کروڑ پتی بننے کا جذبہ پیدا کرنا، انھیں محنت سے کماتے کے بجائے جوئے کے طریقے پر اتفاقات کے راستے پر ڈالنا اور انھیں ایک تاجر، ہنرمند اور صنعت کار بنانے کے بجائے مہاجن کی نفسیات میں مبتلا کرنا، کسی بھی اعتبار سے موزوں نہیں ہے۔ ہماری حکومت پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے اس کا فرض ہے کہ وہ سوسائٹی میں پھیلنے ہوئے غلط رجحانات پر نظر رکھے اور ان کے سدباب کے لیے اقدامات کرے۔ ہمیں تسلیم ہے کہ حکومت بوجہ غیر سودی معیشت کی کسی اسکیم پر مطمئن نہیں ہو سکی اور وہ بنک کاری کے موجودہ نظام کو فوری طور پر ختم نہیں کر سکتی۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ سودی معیشت کو ایک پسندیدہ معیشت کی حیثیت بھی دیے رکھے۔

حکومت کچھ کرتی ہے یا نہیں کرتی، ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنے ایمان و عمل پر نگران رہیں۔ ہر منکر سے بچیں اور صرف معروف کو اختیار کریں۔ اس لیے کہ آخرت میں فلاح کا انحصار اسی پر ہے اور آخرت ہر انسان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

_____ طالب محسن

